

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

پندرہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ مورخہ 03 اگست 2019ء بروز ہفتہ بہ طابق کیم ذوالحجہ 1440 ہجری۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلادت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
04	دعائے مغفرت۔	2
04	چیئرمینوں کے پیش کا اعلان۔	3
04	رخصت کی درخواستیں۔	4
05	تحریک التوانیم 1 من جانب: جناب ثناء اللہ بلوج، رکن اسمبلی۔	5
29	قرارداد نمبر 18 من جانب: محترمہ بشری رند، رکن اسمبلی۔	6
30	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	7
31	ایوان کی کارروائی۔	8

ایوان کے عہدیدار

اپسکرر--- میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اپسکرر--- سردار بابرخان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی--- جناب صدر حسین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)--- جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر--- جناب مقبول احمد شاہواني



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 03 اگست 2019ء بروز ہفتہ بھرطابق کیم ذوالحجہ 1440 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 45 منٹ پر زیر صدارت سردار بابرخان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا لَا يُصْلِحُ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ
وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ طَوْمَنْ يُطْعِنُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

﴿ پارہ نمبر ۲۲ سورہ الحزاب آیات نمبر ۷۰ اور ۷۱ ﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اے ایمان والوڑرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی۔ کہ سنوار دے تمہارے واسطے تمہارے کام اور بخش دے تم کو تمہارے گناہ اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ کے اور اس کے رسول ﷺ کے اس نے پائی بڑی مراد۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ جی نصر اللہ زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! 23 جولائی کو میرے حلقہ انتخاب الیکٹرن بائی پاس تھتی بائی پاس پر ایک دھاکہ ہوا جس میں بیگناہ لوگ زخمی اور شہید ہوئے۔ اسی طرح پھر گزشتہ دونوں باچا چوک سٹی تھانے کے سامنے دھاکہ ہوا جس میں چار بیگناہ لائق معصوم لوگ شہید اور درجنوں اس میں زخمی ہوئے میں استدعاء کروں گا کہ ان شہداء کے روح کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولوی صاحب شہداء کے حق میں دعا کی جائے۔
(دعاۓ مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: اللہ شہداء کے درجات بلند فرمائے۔ میں قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت رواں اجلاس کیلئے ذیل ارائیں اسمبلی کو پیش آف چیئر مین کیلئے نامزد کرتا ہوں۔

۱۔ جناب قادر علی نائل صاحب۔ ۲۔ جناب احمد نواز بلوچ صاحب۔

۳۔ محترمہ ماہ جبین شیران صاحبہ۔ ۴۔ جناب اصغر علی ترین صاحب۔

قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 33(2)(الف) کے تحت بروز ہفتہ وقفہ سوالات نہیں ہوگا۔

سیکرٹری صاحب! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب صدر حسین (سیکرٹری اسمبلی): جناب نور محمد دمڑ صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب سردار عبدالرحمٰن کھیتیان صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا رواں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میرضیاء لاڳو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی نہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست

میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میرزا عبدالی ریکی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر ربابہ خان صاحب نے تجھی مصروفیات کی بنا روائی اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ بانو خلیل صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب شاء بلوچ صاحب کی جانب سے تحریک التوانہر 1 موصول ہوئی ہے۔ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر A-75 کے تحت تحریک نمبر 1 پڑھ کر سنا تا ہوں تحریک یہ ہے کہ حکومت پاکستان کو عالمی بینک کے سرمایہ کاری سے متعلق ناشی ٹریبونل International Center for Settlement of Investment Disputes کی جانب سے ریکوڈ کیس میں 5 ارب 97 کروڑ جرمانہ عائد کیا گیا۔ جس سے نہ صرف عالمی سطح پر بلکہ ملک کی ساکھ ممتاز ہوئی ہے بلکہ اس سے بلوچستان کی معیشت اور مستقبل ترقیب میں قدرتی وسائل اور صوبے میں سرمایہ کاری کے امکانات پر بھی انتہائی اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہے لہذا اسمبلی کے آج کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوامی نوعیت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

آیا تحریک التوانہر 1 کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے؟ جو اراکین تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں تحریک کو قاعدہ (2) 75 کے تحت مطلوبہ اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہو گئی ہے لہذا جناب شاء بلوچ صاحب! آپ اپنی تحریک التوانہر 1 پیش کریں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! میں مشکور ہوں حکومتی اراکین کا اور تمام اپوزیشن کا کہ انہوں نے تحریک التوانہر ریکوڈ کے متعلق ہے جو ICSID International Center for Settlement of Investment Disputes کے میں کوئی ساڑھے پانچ ارب، پانچ اعشار یہ نوارب ڈالر

ز کے قریب جو جرمانہ عائد کیا ہے پاکستان پر کچھ clauses کے تحت اُس کا فیصلہ آیا۔ اس کے اثرات نہ صرف بلوچستان میں بلکہ پاکستان میں سب سے زیادہ ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کیونکہ آج اس ایوان میں ہمارے اراکین کی تعداد بھی کم ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں اور پھر آپ سے استدعا ہے کہ اگر اس کو سوموار کیلئے fix کر دیا جائے۔ تحریک التوانہ نمبر 1 میں اسمبلی قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوانہ کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ حکومت پاکستان کو عالمی بینک کے سرمایہ کاری سے متعلق ٹالشی ٹریبوئل International Center for Settlement of Investment Disputes کی جانب سے ریکوڈ کیس میں 5 ارب 97 کروڑ جرمانہ عائد کیا گیا جس سے نہ صرف عالمی سطح پر بلکہ ملک کی ساکھ متاثر ہوئی ہے بلکہ اس سے بلوچستان کی معیشت اور مستقبل قریب میں قدرتی وسائل اور صوبے میں سرمایہ کاری کے امکانات پر بھی انتہائی اثرات مرتب ہونے کا اندازہ ہے۔ لہذا اسمبلی کیا ج کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوامی نوعیت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ تحریک التوانہ نمبر 1 پیش ہوئی لہذا تحریک نمبر 1 کو مورخہ 5 اگست 2019ء بروز سوموار کی نشست میں بحث کیلئے منظور کیا جاتا ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چونکہ نصراللہ خان زیرے صاحب رکن اسمبلی کی جانب سے تحریک التوانہ نمبر 2 کا نوٹس موصول ہو چکا ہے چونکہ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 72 (الف) کے تحت کسی دن ایک سے زائد تحریک التوانہ کا پیش ہونے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ لہذا تحریک التوانہ 2 اسمبلی کی اگلی نشست کیلئے ملتوی کی جاتی ہے جی اختر حسین صاحب۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر صاحب! اس میں ہم اپنی بات کریں گے۔ ایک انتہائی اہم issue بلوچستان کے ان انجینئرز کے حوالے سے یہ معاملہ کوئی پچھلے دو ڈھانی سالوں سے چل رہا ہے اس سے پچھلی اسمبلی میں بھی قردادیں منظور ہوئی ہیں cabinet discussions میں بھی اس پر form ہو گا اور وہ انجینئرز کے جو صاحبان اور حکومت کی طرف سے ان کو یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ ایک کمیٹی service structures ہیں ٹینکنکل الاؤنس کے حوالے سے جو باقی صوبے دے رہے ہیں ان کو اور پر وزگار جو اس وقت انجینئرز ہیں اس کے حوالے سے جب ہمارے چیبر میں جام صاحب سے ایک meeting ہوئی تھی اس کے بعد انہوں نے مختلف letters کو بھی لکھے کہ ان کے پاس انجینئرز کی جتنی پوٹھیں خالی ہیں اُن کو

فی الفور جو announce کر کے پہلک سروس کمیشن کے recruitment through ان پر کی جائے appointment کی جائے لوگوں کی لیکن افسوس کہ آج کوئی بیس دن سے زیادہ ہو گئے کہ بلوچستان کے تمام محکموں کے انجینئرنگز و ہرٹال پر ہیں لیکن حکومت کی طرف سے میں معذرت کیسا تھی یہ کہوں گا کہ انتہائی غیر سمجھیدہ روایہ آج دن تک تمام محکموں کی development کے کام رکے ہوئے ہیں DACs نہیں ہو رہے ہیں۔ I-PC نہیں بن رہے ہیں۔ ان معاملات کو جو delay ہو رہی ہیں جو صوبے کی development کے کاموں میں لیکن یہاں سمجھیگی کا عالم یہ ہے کہ آج دن تک وہ ایک کمیٹی ان کیلئے form نہیں ہو سکی حالانکہ انجینئرنگز کیسا تھ جب ان کی بات ہوئی تھی انہوں نے بھی کہا تھا کہ یہ ایک انتہائی اہم issue ہے یہ ایک دونشست میں نہیں ہو گا آپ کمیٹی form کر لیں کمیٹی بینک دو تین مہینے میں اپنی findings میں دیدے لیکن تک یہ ہرٹال ختم ہو۔ لیکن وہ ایک کمیٹی کا نوٹیفیکیشن اس حکومت سے نہیں ہو پارہا تو اتنے بڑے مسائل کو حل کرنے کا وہ کس طرح کریں گے یہ ہماری سمجھے سے بالاتر ہے۔ آج ظہور صاحب بھی میٹھے ہیں اس مذاکراتی ٹیم میں ظہور صاحب بھی ان کے پاس گئے تھے بیڈی اے کے انجینئرنگز کے حوالے سے یہ دوست گئے ان کیسا تھہ مذاکرات کیا وہ چیزیں تمام جو agree بھی ہوئی تھیں سب لوگ ان کی ہرٹال ختم کرنے کے بعد ان پر عملدرآمد نہیں ہوا آج وہ بھی دوبارہ اس ہرٹال کا حصہ بن گئے اسی طرح ٹیچر کے حوالے سے ہا کی چوک پران سے جو مذاکرات ہوئے وہ مذاکرات بھی تنعل کا شکار ہیں شاید آنے والے دنوں میں ٹیچر ز دوبارہ سڑکوں پر نکل آئیں اسی طرح میڈیا کالج کے سٹوڈنٹس ہیں ان کے results کے حوالے سے وہ ابھی تک گورنمنٹ فیصلہ نہیں کر پا رہی وہ بچے ہمارے سڑکوں پر ہیں اسی طرح فارماسنس کے حوالے سے بارہ ان کے ساتھ نہیں ہوئیں وہ معاملات یہ لوگ حل نہیں کر پا رہے ہیں وہ سڑکوں پر ہیں پہلک سروس کمیشن میں جو exams ہوئے ہیں وہ کچھ issues بن گئے اس کے حوالے سے وہ ہمارے نوجوان وہ ہمارے بچے وہ سڑکوں پر ہیں بار بار تیسری مرتبہ گرفتار کی ان کورات کو ہم جا کے تھانوں سے چھڑا کے لے آئے ان کو آیا یہ گرفتاری اس کا حل ہے۔ لیویز کے حوالے سے معاملات ہیں سو شلن میڈیا میں ویڈیو یوز بھی وائرل ہو گئی ہیں ان چیزوں کے تھانوں کے اندر لڑائیاں ہو رہی ہیں فورسز کی آپس میں لیویز اور پولیس والوں کی ان چیزوں کے حوالے سے میری آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے توسط سے ارباب اقتدار کے ہمارے ساتھی ہیں ان سے بھی میری یہ request ہے کہ فی الفور اس پر بیٹھ کے اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ اس کی وجہ سے پورا صوبہ suffer کر رہا ہے اور آج ہم نے انجینئرنگ ساتھیوں کے ساتھ اظہار بیکھتی کے لئے اس اسمبلی فلور پر بھی ہم اپنی jackets کے حوالے سے آئے تھے سمجھیگی کا عالم یہ ہے آج ہم یہ jackets یہاں اس لئے پہن کر آئے ہیں کہ

ایک میٹنگ کے دوران ہمارے حکومتی اراکین اس بات پر ناراض ہو گئے اور انہوں نے deadlock پیدا کر دیا ان سے میٹنگیں بند کر دیں کہ آپ یہ jacket پہن کر کیوں میٹنگ میں آئے یہ ہماری پیچان ہے یا انجینئرز کا یونیفارم ہے۔ ایک ڈاکٹر کو آپ اس کا gown پہننے سے منع نہیں کرتے وہ میٹنگ میں بھی gown پہن کر آ جاتا ہے اگر ایک انجینئر اپنی یہ جیکٹ پہن کر آتا ہے کسی میٹنگ میں اس سے کوئی آسمان گرتا ہے؟ تو آج ہم اظہارِ تکمیلی کے لئے یہ ہمارا یونیفارم ہے ہم ہر میٹنگ میں ہم اسمبلی فلور پر بھی اس اسمبلی کے اجلاس میں بھی آئندہ اپنے اس یونیفارم کے ساتھ بیٹھیں گے تاکہ ہمارے اس یونیفارم سے کسی کے دل میں کوئی چڑکوئی نفرت باقی نا رہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ، آغا صاحب بات کریں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: شکریہ جناب اسپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحيم point of order پر آپ کا مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں یہ point of order کی بجائے اگر Point of Public importance میں آپ لوگ کہدیں تو وہ ہتر رہے گا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جیسے آپ کی مرضی اس کو نام دیدیں ہمارا مطلب تو ہاؤس کو اور عوام کو مطلع کرنا ہے کسی بھی حوالے سے ہو۔ آپ کا مشکور ہوں آپ نے اجازت دی بولنے کی۔ جناب! یہ بہت ایک توکیوٹی بہت اہم کمیوٹی ہے انجینئر ز کی یہ دوسری بات ہے کہ ہم نے اس کو بالکل ہی بے وقار کر کے رکھ دیا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ issue ہبہت اہم ہے۔ مجھے گورنمنٹ سے یہ لگہے کہ کیا یہ ہر کمیوٹی میں جب تک ہڑتا لیں ناں ہوں جب تک سڑکیں بند ناں ہوں جب تک عوام مشکلات سے دوچار ناں ہوں جب تک حکومت کی رسوانی ناں ہوں جب تک وہ کمیوٹی در بر دی سے دوچار ناں ہوں تب تک اس کی طرف تو جنہیں دیتے تو یہ پچھلے امسال میں دیکھ رہے ہیں کہ مختلف حوالوں سے ہڑتا ہوتی ہے لوگ آ کر اسمبلی کا گھیراؤ کرتے ہیں یہ سڑکوں پر بیٹھے ہیں ہیں، ہیں دن بھوکے رہتے ہیں اس کے بعد جا کے ان کی کوئی شناوری ہوتی ہے اب جناب اسپیکر! یہ مسئلہ کوئی گیبھر بھی نہیں ہے اور ناجائز بھی نہیں اور بہت عرصے سے ہے اور انجینئر ز اس معاشرے کے وہ اہم پہلو ہیں وہ اہم عضر ہیں کہ اس دنیا میں بغیر ترقی ناممکن ہے ایک طرف تو بلوچستان پسمند ہے یہاں پروفیشنل ایجوکیشن بہت کم ہے دوسری طرف ہم اگر ان کو اس طرح ذلیل کرتے رہے اور باقی صوبوں میں جو مراعات ملی ہیں وہ بھی ان کو نا دے سکتے تو دو دراز فلام جگہ میں یہ کام کرتے ہیں۔ آپ نے بلوچستان کی حالت دیکھی بھی ہے پھر بھی جا کے اگر ان سے یہ جائز ان کے حقوق نہیں دیے جائیں جناب والا! آپ کے نوٹس میں بہت اہم بات لانا چاہتا ہوں PD ہوتا ہے پرانیکش انجینئر آپ نے بلوچستان میں دیکھا ہوا کہ نان پروفیشنل لوگ جو ہیں نان انجینئر لوگ پراجیکٹ انجینئر لگے ہوتے ہیں اور وہ

نان پروفیشنل لوگ جائیں ان انجینئرنگ پروجیکٹس کو handle کر رہے ہوتے ہیں۔ اس زیادہ بے تو قیری انجینئرز کی کیا ہیں اور پراجیکٹ کا مذاق اڑانا اس سے اور پراجیکٹ کا فیل ہونا تولا زمی ہے۔ اگر ایک عام آدمی کو آپ ایک مسجد کی امام کی جگہ پر بیٹھائیں تو پھر تو مسجد کا بھی خدا حافظ ہے مقتدیوں کا بھی خدا حافظ یہی بات اگر پراجیکٹ ڈائریکٹر صرف اس لئے کہ involve ہوتے ہیں وہ ایک نان پروفیشنل بندہ کرتا ہے اس کی ایک مثال اور الائی کی یونیورسٹی ہے آپ اگر ریکارڈ چیک کر لیں تین سال تک کروڑوں روپے کے کام ہوتے رہے اور ایک نان پروفیشنل بندہ ان تمام پراجیکٹ کو handle کرتا رہا وہ کروڑوں روپے کے payments ہوتے رہے ہیں آپ اندازہ لگائیں کہ جس طرح ہوا ہے۔ میں اگر کسی mechanic کو آپ بھیج دیں کہ اس بندے کا آپریشن کرنا ہے تو theater سے تلاش ہی نکلے گی نان بندہ تو نہیں نکلے گا یہی حال ان پر ہے تو میری گزارش یہ ہے جو جائز ان کی demand ہے کہ جتنے بھی پروجیکٹ ڈائریکٹر ہیں وہاں پر انجینئرز کو appoint کیا جائے اس میں گورنمنٹ کے لئے بھی بہتری ہے عوام کے لئے بھی بہتری ہے انجینئرز کی جو services ہیں وہ محفوظ ہوتے ہیں دوسرا بات یہ ہے کہ باقی صوبوں اگر انجینئرز یا ان کے لاونز دیئے گئے ہیں تو پھر بلوچستان والے کیوں نہیں دیتے ہیں یہاں کیا قباحت ہے؟ کم از کم اس ملک میں ایک ایضاً رک بلانا چاہے۔ تیسرا بات یہ ہے کہ ان کا کوئی انجینئرنگ اسٹرکچر نہیں ہے یہ وہ exams پروفیشنل جو inter subjects کے بعد جو سب سے قابل اڑ کے ہوتے ہیں، وہ یا تو انجینئرنگ کالج میں جاتے ہیں یا میڈیکل کالج میں جاتے ہیں لیکن field میں جب آتے ہیں وہ سب سے Third-class category میں شمار ہوتے ہیں ان کی promotion ان کی چیف انجینئر سے اوپر جا کے نہیں ہوتی ہے یہ بہت عجیب بات ہے کیونکہ انجینئرز تو sound بھی technically sound ہے اور sound administratively ہوتا ہے وہ ایڈمنیسٹریشن کو بھی چلاتا ہے وہ technical projects کو بھی lookafter کرتا ہے۔ جبکہ ہمارے باقی بھائی وہ صرف ہے پروفیشنل اپنے اس subjects میں ہوتے ہیں آپ نے دیکھا ہو گافیلڈ میں کئی انجینئرز ہیں جنہوں CSS کیا ہوا ہے جو آج کل چیف سیکرٹری اور کمشنر اور ڈپٹی کمشنر ہیں یہی انجینئرز ہیں جو کرتے ہیں لیکن یہاں کیا مشکل ہے کہ انجینئر کو آپ اوپر جانے نہیں دیتے ہیں اس Combined cadres میں DMGs کے Mix کرتے ہیں۔ ان کو اپنا حق ان کو ملتا نہیں ہے ان کو وہیں پر آپ روک کر segregate کر کے ان کو ریٹائرڈ کرتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے یہاں کو اپنا حق پورا ملنا چاہیے اور ان کا structure صحیح ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ آغا صاحب۔

انجینر سید محمد فضل آغا: نہیں ابھی ایک دو points اور ہیں اتنی جلدی شکریہ کہاں تو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اچھا میں نے یہی سمجھا کہ آپ نے بس کر دیا ہے۔

انجینر سید محمد فضل آغا: تو میں ذاتی طور پر ان سے گزر ہوں ناا ان معاملات سے تو دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے جتنے بھی انجینر ز لگائے ہیں بعض مکملوں میں Adhoc Basis پر ان کو پندرہ پندرہ سال ہو گئے ہیں بارہ بارہ سال ہو گئے ان کو آپ regular بھی نہیں کر رہے ہیں۔ ان کو دوسرے محکمے میں بھی کھپا نہیں رہے ہیں ان کا تو future بتاہ ہو گیا اس میں سے ایک مثال بلوچستان ڈولپمنٹ اتھارٹی کی ہے۔ اب یہ آپ کو صرف کرتے رہیں کرتے رہیں کرتے رہیں آج جو آپ نے ان کو dump کرنے کے لئے وہ ابھی تک وہ work charge لگ ہوئے ہیں یہ گورنمنٹ کی دفعہ ان سے وعدہ کر چکی ہے لیکن نہیں ہوا تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا ایک مسئلہ ہے کہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے پورے عوام کا مسئلہ ہے ہم سب کا مسئلہ ہے یہ اگر اس طرح گورنمنٹ اپنے لئے خود مشکلات پیدا کرتے رہیں گے یہی انجینر ز آج تو انہوں نے بہت ہلکا کھا ہوا ہے ہمارے جیسے صحیح کہا گیا ہے ہمارے پروجیکٹس اور PC-1's concept papers اور غیرہ ابھی تک ویسے ہی ڈپٹے ہوئے ہیں اس ایک سال تو ہم ویسے رہتے رہے ہیں کچھ ملنا نہیں پھر ابھی اونٹ کے منہ زیرہ ڈالا گیا تھوڑے سے ہمیں پیسے دیئے اس کا ناں PC-1's بن رہا ہے ناا پراجیکٹ ہو رہے ہیں اس لئے کہ ہڑتال پر ہیں تو یہ اگر آپ نے کر دیا پورے بلوچستان میں آپ کو بالکل deadlock پلائیں گے پھر آپ کو سنده سے KP سے پنجاب سے انجینر ز لانے پڑیں گے تو بجائے اس کے کہ وہ breaking point پر ہم چلے جائیں یہ گورنمنٹ کا جو ہمارے معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے بھائی ہیں ان کے گھر کے بھی اڑ کے ہوئے جو اس میں انجینر ز ہونگے سینئر ہونگے تو ان سے گزارش ہے کہ بیٹھ کے سر جوڑیں اور یہ جو ہماری بہت ایک اہم سوسائٹی کا معاشرے کا segment ہے انجینر ز ان کی حق بجاوری کے لئے وہ کوئی ناجائز راستہ مانگ نہیں رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ نان ٹینکل بندہ PD بیٹھا ہوا ہے۔ بھتی ہمارے کسی بندے کو لگا ووہ کہہ رہے ہیں کہ سنده، پنجاب اور فریضیہ میں ان کو ٹینکل الاؤنسز دیئے ہیں ہمیں بھتی دیدیں اس طرح چھوٹی موٹی کوئی زیادہ تو وہ آپ سے مانگ نہیں رہے ہیں تو مجھے امید ہے ٹریزیری پنجر سے عارف حسni صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں مفتی ہیں کیمپنیکیشن کی ساری ذمہ داری ان کی نہیں ہے۔ لیکن ایک محکمہ اس کے انجینر ز کا ان کے ساتھ ہے اور باقی یہ جو ایجوکیشن میں بھی ہے Health PHE میں کوئی محکمہ اس کے بغیر تو چل ہی نہیں سکتا تو ان سب سے گزارش ہے کہ یہ ایک strategy میں بھائیں۔ سینئر انجینر ز کو ساتھ ہٹھائیں ان کے جائز حقوق ان کو دلائیں اگر وہ کچھ ناجائز مانتے ہیں تو ہمیں بلا کیں ہم خود ان کو روانہ کریں گے کہ آپ کا حق یہ جائز نہیں

ہے تو ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا بھی شکرگزار ہوں اور حکومت سے توقع رکھتا ہوں کہ ہمارا اجتماعی مسئلہ ہے ڈولپمنٹ کے حوالے سے بھی ایک انسانی مسئلہ بھی ہے امید ہے اس کی طرف توجہ دی جائیگی بہت شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ نجیسٹر فضل آغا صاحب۔ جی شاء بلوج صاحب۔

جناب شاء اللہ بلوج: شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آج زیادہ ٹائم ان لوگوں کو دیا جائیگا۔

جناب شاء اللہ بلوج: شکریہ محترم اسپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں آپ کو مشکور ہوں کہ جو اہم موضوع پر جو روکوڑ پر جب آپ نے ہماری تحریک التوانی مظور کی ایک رونگ آپ سے ضرور چاہیے کہ ایک اہم نویعت کا مسئلہ ہے اس میں ایک رونگ آپ دیدیں جو بھی تمام متعلقہ حکام ہیں ان میں سیکریٹری، چیف سیکریٹری بشوں حکومتی اراکین اس دن موجود رہیں تاکہ کم از کم اس اہم موضوع شاید کوئی بحث و مباحثہ اور کوئی اسمبلی کی طرف سے recommendation یا کوئی سفارشات جو مرتب ہوں تاکہ اس میں موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یقیناً شاء بلوج صاحب یا ایک اہم موضوع ہے اس پر جو کنسنٹرڈ ڈپارٹمنٹ کو بھی آنا چاہیے اور حکومتی اراکین جو ہے جو اس آنے والے اجلاس میں ان لوگوں کو شرکت کرنی چاہیے تاکہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔

جناب شاء اللہ بلوج: شکریہ جناب اسپیکر میں نجیسٹر کے مسائل سے متعلق آغا صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تھوڑا سا مختصر کر دیں تو اچھا ہیگا۔

جناب شاء اللہ بلوج: میں بالکل مختصر کروں گا جناب اسپیکر صاحب! کوئی چالیس دن کے بعد تقریباً کوئی سمجھ کوئی ایک مہینہ سوا مہینہ کے بعد اجلاس ہو رہا ہے ہمارا بجٹ اجلاس کے بعد میرے پاس نجیسٹر کے تمام پہلے ہی اجلاس میں میں نے ان کے issue structure کا issue structure کے بعد ان کے چار ہزار کے قریب نجیسٹر زیر وزگار ہیں ہم خود نجیسٹر زر ہے ہیں اور پھر ہمارے بلوچستان کی تعمیر و ترقی میں جدت نہیں آ رہی ہے ہمارے بلوچستان کی تعمیر و ترقی کا جو عمل ہے مکمل رک گیا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ حکومت کے پاس کوئی بھی پالیسی نہیں ہے چاہے وہ نجیسٹر کی صورت میں ہو چاہے وہ فارماسٹس کی صورت میں ہوتا ہے چاہے وہ ڈاکٹر زکی صورت میں ہوتا ہے چاہے وہ ایگر لیکچر کی صورت میں ہوتا ہے چاہے وہ ہمارے باقی گریجویٹ کی صورت میں ہوتا ہے ہمارے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کوئی بھی حکومت ہوتی ہے ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ پری بجٹ سیشن بلا کسی ہمیں enure کرائیں کہ ہماری پی ایس ڈی پی میں

ہمارے بلوچستان میں اگر کوئی پندرہ سے بیش ہزار کے قریب پروفیشنل ڈگری ہو لڈرز ہیں تو ہم ان کی ملازمت کیلئے کوئی موقع پیدا کریں ہم بجٹ کی speeches کی نوک پک جتنی ہے اس کو بلا کے اس کو صحیح کریں اور ایک مشترکہ بجٹ بنائیں افسوس کی بات ہے خبر پختونخوا جیسا صوبہ جہاں بلوچستان عوامی پارٹی کے تین ممبران بھی شامل ہو گئے ہیں اس صوبے میں اب خدا ان پر حرم کرے وہاں جناب والا! 75 ہزار ملازمتیں ایک سال میں نکالی گئی ہیں ایک سوراب کا surplus بجٹ ہے، ساٹھ ارب کا خسارے کا بجٹ ہے خدا کرے یہ کچھ گلپروہاں پر نہ چلے جائیں میں خیر پختونخوا والوں کے لیے دعا کرتا ہوں کہ خدا نہ کرے کہ یہ جو ایک ڈیڑھ سال کا عمل ہے میں آپ کو ایمان سے بتاتا ہوں ہمارے دوست اس بات کے گواہ ہیں پراجیکٹ ڈائریکٹر کے متعلق کوئی ڈیڑھ سال سے ہم حکومت سے کہہ رہے ہیں کہ انجینئر ز کی تعیناتی کریں آج میڈیکل کے students جو سڑکوں پر ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں۔ انہوں نے جناب والا خضدار جو ہمارا جھالا وان میڈیکل کمپلیکس ہے ایک سال سے جب سے یہ حکومت آئی ہے ایک سال سے پراجیکٹ ڈائریکٹر تک تعینات نہیں کرتے۔ انہوں نے کمشنز کو پراجیکٹ ڈائریکٹر کے اختیارات دیئے ہیں نالیاں کمشنز بنا رہے ہیں سڑکیں کمشنز بنا رہے ہیں کچھرے کمشنز اٹھوارہ ہے ہیں کا جز کمشنز کو دیئے ہیں ساری چیزیں جناب والا کمشنز ہمارے بھائی ہیں، But they have an administrative responsibility to perform. They don't have technical responsibility to perform. آپ نے سڑکیں بنانی ہیں عمارتیں بنانی ہیں آپ نے دوسرے کام کرنے ہیں ان کے لئے بلوچستان میں بہت بڑی انجینئر ز کی کھیپ پڑی ہوئی ہے اسی لئے تو بلوچستان کا یہ سارا عمل ایک توڑک گیا ہے فارما سسٹس آپ کے دروازے پر کھڑے ہیں جناب والا میڈیکل کے سٹوڈنٹس ہماری آنکھوں میں آنسو آتے ہیں کہ وہ سڑکوں پر اپنی کلاس انہوں نے لگائی ہوئی ہے۔ ان کی ماں باپ نے کتنی محنت سے ان کو پڑھایا ان کو لکھایا وہ میٹ میں آکر کامیاب ہوئے اور میٹ کے بعد آج وہ بچ سڑک پر خود بیٹھ کی کلاس لے رہے ہیں کہ ان کا کیا ہو گا کہ جی ان کی زندگی کا کیا ہو گا اور اتنی بڑی حکومت ہے۔ اس کے علاوہ جناب والا! کوئی جیسے شہر میں، ہم سب کا گھر ہے کوئی ہم سب مختلف ڈسٹرکٹ سے آتے ہیں کوئی جیسے شہر میں گزشتہ ڈیڑھ دو مہینے سے پانی کا انتہائی بڑا بحران ہے میٹکر مافیا ہے ہزاروں کے قریب ٹیوب ویز چلتے ہیں اس کے باوجود کوئی میں پینے کے پانی کا بحران ہے ٹرینک کا نظام درہم برہم ہے امن و امان کی صورتحال آپ کے سامنے ہے لیاقت بازار میں دھماکہ ہوا آپ کے پورے بلوچستان میں جدھر بھی آپ کہیں دھماکے اور امن و امان کی صورتحال ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ پی ایس ڈی پی جس کا رونا ہم آگے آ کے پھر روئیں گے جو پی ایس ڈی پی ایک سال پچھلے پی ایس ڈی پی پر عملدرآمد نہیں ہوا آج ان ہڑتا لوں کی وجہ سے انجینئر ز

کی ہڑتال کی وجہ سے دفتروں میں کام کے عمل کو روکنے کی وجہ سے مجھے آنے والا پی ایس ڈی پی بھی لگ رہا ہے یہ lapse ہو جائیگا یہ میں آج اس کی پیشگوئی کر رہا ہوں اور یہ مجھ سے لکھ کر لے لیں آپ کیونکہ اس حکومت کے اندر یہ capacity نہیں کہ وہ اپنے بچوں سے بات کر سکے اپنے معصوم بچوں کے مسائل حل کر سکے وہ پینے کا پانی کا مسئلہ حل نہ کر سکے آج مجھے خاران سے فون آیا کہ ہپتال میں سرخ تک نہیں ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ سال سے ڈھائی ارب روپے پڑے ہوئے ہیں MSD کی ادویات کے ٹینڈر نہیں ہو پاتے دوایاں ادویات لے کے جو ہسپتاں میں بھیج نہیں سکتے کوئی ایک عمل ہو کوئی ایک ایسا شعبہ ہو جس پر ہم یہ کہیں کہ جناب والا اس حکومت میں بہتری ہو رہی تو یہ ہماری ان سے request ہے ہم حکومت میں آناندیں چاہتے ہیم اپوزیشن میں بیٹھ کر آپ کے ساتھ تعاون کے لیے تیار ہیں صوبے کا پہیہ رک گیا ہے یہ صوبہ پیچھے کی طرف چل رہا ہے اس صوبے میں پینے کے پانی سے لے کر تعلیم سے لے کر تربیت سے لے کر انجینئر سے لے کر سڑکوں تک لے کر سارا نظام در ہم بر ہم ہے ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں میں آج شام آپ کو انجینئرز کو بٹھاؤں گا یہ ان کے 4 نکات ہیں کوئی پیسے روپیہ نہیں لگے گا اس پر آپ ایک کمیٹی بنائیں اس پر ایک دو تین ایگزیکٹو آرڈر کے تحت یہ مسئلہ آدھے گھنٹے کا ہے جناب والا میڈیکل کے اسٹوڈنٹس باہر سڑکوں پر اپنی کلاس لگائے ہوئے ہیں 15 منٹ کا مسئلہ ہے ایک واس چانسلر PMD اور ایک پرو جیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی چاہیے تاکہ وہ خضدار جھالا و ان میڈیکل کمپلیکس اور لور الائی میں میڈیکل کمپلیکس میں کام شروع ہو سکیں بچوں جیسے مسائل ہیں اتنے چھوٹے چھوٹے مسائل کو اگر یہ حکومت ہمارے لیے شرم کی بات ہے دنیا آسمان پر، چاند پر چلی گئی ہم یہاں روز جب گھر سے نکلتے ہیں پہلا فون آتا ہے ادھر ہڑتال ہے یہ سڑک بند ہوئی ٹیچر زکی ہڑتال تھی انجینئرز کی ہڑتال ہے فارما سسٹس کی ہڑتال ہے لیبر کی ہڑتال ہے یہ حکومت اگر اس کو پھر بھی اس کے باوجود ہم محسوس نہیں کر رہے کہ جناب والا! سارا بلوچستان انتشار کا شکار ہے بد امنی کا شکار ہے احساس محرومی اور احساس بد امنی کا شکار ہے اس سے زیادہ خلفشار شہریوں میں کیا ہو سکتا ہے تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! جناب دیکھیں point of public importance issues ہم نے raise کیے ہیں جو سارے یہ صرف آپ کو سانے کے لیے یا اپنے دوستوں کو سانے کے لیے نہیں ہم ان کے ساتھ آج بیٹھنے کے لیے تیار ہیں ہم آج شام انجینئرز کو فارما سسٹس کو میڈیکل کے اسٹوڈنٹس کو ٹیچر زکو سب کو بٹھائیں گے دو گھنٹے یہ دیں اگر دو گھنٹے میں ہم نے سارے مسائل کا حل تلاش کر کے ان کو نہیں دیا ان کے لیے ان سڑکوں پر ہم بھی پھرتے ہیں یہ تو بادشاہ لوگ ہیں یہ سارے red-zone میں رہتے ہیں ہم لوگ ابھی تک gray zone میں رہتے ہیں سریاب میں رہتے ہیں سیلابیٹ ٹاؤن میں ہم ادھر آتے ہوئے دو دو گھنٹے لگ

جاتے ہیں ان کو کوئی پروانہیں ہوتی حکومتی اراکین کو بلوجستان بالکل جناب والا! اس کا پہیہ پیچھے کی طرف چل رہا ہے یا اگر آپ محسوس نہیں کر رہے ہیں دیکھنہیں رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بلوجستان کو بہت بڑی گہرائی میں کھڈے میں گرانے کی کوشش کر رہے ہیں جناب والا! اس کا نوٹس لیں اور آپ رولنگ دیں حکومتی اراکین کو کہ ان ہڑتاول کو ختم کرنے کے لیے فی الفور کمیٹیاں بنائیں میڈیکل کے اسٹوڈنٹس فارماسٹس، انجینئرز، ٹیچرز اور معاشرے کے دوسرے اور حکومت اس پر اگر ہماری مدد کی ان کو ضرورت ہے ہم ان کی بیٹھ کر رہنمائی کرنے کے لیے تیار ہیں۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ انجینئرز شاء بلوج صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میر صاحب! میرے خیال میں یہ لوگ اپنی بات پوری کریں دو تین اراکین بات کر کے پھر آپ گورنمنٹ کی طرف سے اپنا موقف پیش کریں۔

وزیر خزانہ: انہوں نے تو ساری باتیں کر لی ہیں پھر ان کو میں جواب دوں حکومت کی طرف سے دینا ہے اگر وہ جواب چاہتے ہیں اگر نہیں چاہتے ہیں صرف سیاسی باتیں کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں آپ تشریف رکھیں ایک ساتھ آپ جواب دیدیں نصر اللہ زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میرے فاضل دوستوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ جو صورتحال اس وقت ہے اس صوبے میں اس شہر میں آپ یقین کریں جناب اسپیکر! اگر آپ پر لیں کلب جائیں، پر لیں کلب کے سامنے اس وقت آدھا درجہ احتجاجی کمپ لگے ہوئے ہیں ایک تو بہت پرانا کمپ ہے گزشتہ 5-6 سال یا اس سے بھی زیادہ منگ پرسنzel کا وہ تو لگا رہتا ہے اب وہاں انجینئرز ہمارے دوست وہاں ان کا احتجاجی کمپ ہے وہاں میڈیکل اسٹوڈنٹس کا احتجاجی کمپ لگا ہوا ہے وہاں فارماسٹس کا احتجاجی کمپ لگا ہوا ہے وہاں پیلے سروں کمیشن کے جو امیدواران ہیں جن کی شکایات ہیں ان کا کمپ لگا ہوا ہے میڈیکل اسٹوڈنٹس کا ہے تو جناب اسپیکر صاحب پورا شہر کمپ میں تبدیل ہوا ہے حکومت ایک جانب جا رہی ہے کو اس کو عوام کا کوئی فکر نہیں ہے آپ یقین کریں کہ ہم گئے تھے کہ آج سے دس دن پہلے پندرہ دن پہلے یہاں انجینئرز کے کمپ میں ہم گئے تھے وہاں سینکڑوں انجینئرز بیٹھے ہوئے تھے 20 گریڈ کے چیف انجینئرز، سپریٹڈنگ انجینئرز، XEN SDO بیٹھے ہیں اور سیئرز بھی ہیں تو جناب اسپیکر! اتنے بڑے آفسران اپنے مطالبات کے حق میں وہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی ہے جناب اسپیکر! فارماسٹس کا مسئلہ گزشتہ ایک سال سے یاؤں سے بھی زیادہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں ابھی

شاید یہاں آپ کی صوبائی اسمبلی کے سامنے وہ احتجاج کر رہے ہیں یہاں آئے ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں جناب اسپیکر! یہ صورتحال ہے لیویز کا مسئلہ تھا اس پاؤس میں ہم نے resolution پاس کیا اسی ایم صاحب نے یہاں کہا کہ لیویز کو ہم ختم نہیں کریں گے وعدہ ہوا executive as a chief executive قائد ایوان اس نے یہاں وعدہ کیا کہ ہم لیویز فورس کو ختم نہیں کریں گے آج انہوں نے لیویز فورس کو ختم کیا اور اس صوبائی اسمبلی کے 2010ء لیویز ایکٹ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور آج جا کر کے آئی جی صاحب نے پرسوں ایک نویں فیکٹشن کیا کہ کوئی نہیں، لسبیلہ، گادر کے جتنے بھی لیویز تھانے ہیں وہ پولیس کے حوالے کیا جائے کیوں کیا جائے؟ یہ اس پاؤس کی توہین ہے یہ عدالت عالیہ کی توہین ہے وہ کیس چل رہا ہے اس کے باوجود حکومت انہوں نے لیویز فورس ان تین اضلاع میں ختم کرنے کی انہوں نے کوشش کی میں کہتا ہوں جناب اسپیکر! کہ امن و امان کی صورتحال کے حوالے سے میری تحریک التوا آئیگی اس پر بعد میں ہم بولیں گے میں سمجھتا ہوں کہ یہاں حکومت ایک وعدہ کرتی ہے اس سے پہلے صدقی صاحب نے ایک point اٹھایا تھا یہاں میں نے بھی اٹھایا تھا کہ ڈسٹرکٹ زیارت میں انہوں نے mines الٹ کرنے کی کوشش کی وہ خلاف قانون تھے وہاں لوگوں نے درخواست دی یہ بھی میرے سامنے لوگوں کی درخواست پڑی ہوئی ہے نام ہیں ان کے لیکن حکومت یہاں وعدہ کرتی ہے متعلقہ منستر وہاں نہ DC مانتا ہے ڈپٹی کمشنز زیارت نے غیر قانونی NOC دی وہاں پہلے ڈسٹرکٹ کے اپنے بندے نے وہاں apply کی تھی اس mines کے لیے لیکن باہر کا کوئی بندہ آ کر کے وہ الٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہے کیوں اس طرح ہوا؟ اس ڈپٹی کمشنز کو سمجھایا جائے اس نے کس بنیاد کس مفادات کے تحت آپ باہر کے بندے کو وہ lease کے NOC دے رہے ہیں؟ جناب اسپیکر! میری گزارش ہو گی منستر صاحب سے یہاں کہ یہ جو ہم نے مسائل اٹھائے ہیں یہاں جتنے بھی camps لگائے ہیں service structure نہیں بن رہا ہے انکا pharmacists service structure structure نہیں بن رہا ہے انجینئرنگ زکا structure نہیں بن رہا ہے پروگرام پھر رہے ہیں تو اس کے لیے ایک پالیسی بنائی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ نصر اللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: تاکہ ہم یہاں آ کر کے دیکھیں جناب اسپیکر! ہم عوام کے نمائندے ہیں ہم اپنے عوام کی آواز یہاں ہر حالت میں اٹھائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بالکل آپ اٹھائیں آپ کو سے روکا ہے آواز اٹھانے سے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: اور میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ جو مسائل ہمارے دوستوں نے اٹھایا ہے میں نے اٹھایا ہے اسکو صحیح طور پر اسکا جواب دیا جائے اور ہمیں یقین دہانی کرائی جائے کہ یہ مسائل حل ہوں گے شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ نصر اللہ خان زیرے صاحب جی انجینئر یونس عزیز زہری صاحب۔

میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر! آج جو issue چل رہا ہے سب سے پہلے انجینئر ز کا issue چل رہا ہے تمام issues پر detail سے بات ہوئی میری گزارش گورنمنٹ کے دوستوں سے خاص کر ظہور بلیدی صاحب، انجینئر ز مرک خان صاحب اور عارف محمد حسني صاحب! میں آپ تینوں سے گزارش کرتا ہوں کہ انجینئر ز کو اس طرح در بدر نہ چھوڑ دیں کیونکہ وہ ہمارے معاشرے کا ایک حصہ ہیں اور اگر اس جیکٹ سے کسی کو نفرت ہے تو پھر انجینئر ز مرک خان اچکنی سے بھی نفرت کرنا چاہیے کیونکہ وہ بھی انجینئر ہے اس کا یونیفارم بھی یہی ہے تو پھر اس کو بھی وہاں سے فارغ کیا جائے یہاں ہٹایا جائے تو ہم سب جیکٹ نکال لیں گے تو میری گزارش یہ ہے اور خاص کر میں انجینئر ز مرک صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ کی برادری ہے آپ انجینئر ہیں آپ ذمہ دار بندے ہیں اور آپ سے امید بھی یہی کرتا ہوں کہ آپ انجینئر ز کے مسئلے کو جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کریں گے اور جیسے پہلے ایک دفعہ جام صاحب کے پاس گئے ایک نشست ہوئی دوسرے دن نشست کے لیے ثانیم رکھا گیا پھر کہاں گیا کہ جی اس جیکٹ سے نفرت ہے میں انجینئر سے یہی گزارش کروں گا کہ یہ جیکٹ اتار کے جائیں گے پھر ان کا مسئلہ حل ہو گا اس کے لیے بھی تیار ہیں تو میری گزارش ہے کہ اس مسئلے کو فوراً حل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ جی اچکنی صاحب۔

انجینئر ز مرک خان اچکنی (وزیر راعut و کوآ پریووز): انہوں نے جو مسائل رکھے ہیں انجینئر ز ہیں ٹیچر ہیں ڈاکٹر ہیں پیر امید کس ہیں BDA ہے ایپکا ہے میرے خیال سے جذباتی تقریروں سے یہ مسئلے حل نہیں ہوتے نہ جیکٹ پہننے سے نہ پٹی باندھنے سے مسئلے حل ہوتے ہیں بلکہ ایک عملی اقدامات اٹھانے سے ساری چیزیں حل ہوتی ہیں یہ آج کے مسائل نہیں ہیں انجینئر ز کے جو مسائل تھے میں first انجینئر ز کی بات کروں گا میں خود انجینئر ہوں یہ نہیں ہے کہ مجھے جیکٹ سے نفرت ہے ہم نے آج بھی وا سکٹ پہنا ہوا ہے، جیکش پہنے ہوئے ہیں یہ چیز نہیں ہیں۔

میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر صاحب۔

وزیر راعut و کوآ پریووز: زہری صاحب! میرے خیال سے آپ first ٹائم آئے ہیں یہ دو دفعہ، انجینئر ز کے مسائل اسی وقت سے آ رہے ہیں ان کے حق میں ہم نے قرارداد پیش کی اور کئی بار point of orders پریا point of public importance پر ہم نے بات کی ہے پچھلے پانچ سال میں میرے خیال سے پانچ تو کیا 20 دفعہ ہم نے انجینئر ز کے حق میں بات کی ہے یہی ڈاکٹر ز کے مسائل تھے یہ آج کے نہیں ہیں کہ آج مجھے آپ کہہ

رہے ہیں کہ جی پانچ چھ مہینے میں یہ مسائل اٹھ گئے اور مطلب ہم ابھی حل کر سکتے ہیں میں بھی جائز مطالبات جس کے بھی ہیں ہم نے حل کرنے کی کوشش کی پہلے بھی کی آج بھی کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے، اس طریقہ کار میں تھوڑا فرق ہے۔ آپ اگر کہہ دیں کہ روڈوں کو بند کر لیں کہتا ہے جی پر لیں کلب میں بیٹھے ہوئے ہیں میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ابھی میں ان جنیزز کی بات کر رہا ہوں میں آج اس خی پر بیٹھا ہوں کل میں ادھر بیٹھا ہوا تھا یہی بتیں میں بھی کر رہا تھا جو آپ کر رہے تھے لیکن کچھ طریقہ کار ہوتا ہے (مداخلت) دیکھیں ہم نے آپ کی بتیں سنیں اگر آپ ایک دوست بھی مجھے موقع دیدیں مجھے آپ سن لیں میں حقیقت میں یہ نہیں کہ میں آج منظر ہوں اور یہ بتیں کر رہا ہوں میں حقیقت میں آپ کو سب کچھ بتا رہا ہوں کہ کون سے مسائل حل ہو رہے ہیں کون سے نہیں ہو رہے اگر ایک آفسر آپ کہتے ہیں جو بھی ہوا ایک 20 گریڈ کا آفسر بھی اس نے پڑی باندھی ہے اور وہ اپنی سروں کو چھوڑ کر احتجاج میں بیٹھے ہوئے ہیں اُن کا حق ہے جموروی حق ہے لیکن ایک طریقہ کار ہو گا نہیں ہے کہ جلوس کی صورت میں، انہوں نے جلوس نکالے ہیں آپ کے بیڈی اے کا جو مسئلہ تھا کس نے حل کروایا؟ ہم نے بیٹھ کر اس کو بلا یا آپ کی آل پاکستان کلرکس ایسوٹی ایشن جو اپنے کا ہے اس کے مسئلے کس نے حل کیے یہ جو روڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم لوگ گئے تھے ان سے بات کی ہم نے دیکھیں! ایک طریقہ کار ہوتا ہے یہ نہیں کہ کل کو آپ ہر چیز پر بس احتجاج ہے روڈ پر بیٹھ جاؤ اور پر لیں کلب اور روڈیں بند کر کے یہ طریقہ کار ہے یہ تو نہیں ہے۔ میں اس طرح نہیں کہتا ہوں کہ آپ یہ نا کریں لیکن ایک طریقہ ہوتا ہے اس ظالم بات چیت کے ذریعے ہر چیز ہوتی ہے میں خود مینگ میں نے کی ہے جام صاحب! یہ جو ان جنیزز کے مسئلے تھے بلکہ سارے پانچ کے پانچ مسائل ہم نے حل کر دیئے ہیں اس میں کوئی ایسی بات ہے نہیں آپ ان کے جو پر یہ زینٹ تھے حاجی نصیر صاحب ان کے جو جزل سیکرٹری ہیں بشیر آغا ان کے سینئر ان کے اور اس کے service structure تھے اس کو بنانا گورنمنٹ کا کام نہیں ہوتا ہے ایک پاکستان ان جنیزز مگ کونسل بیٹھی ہوئی ہے ان پر انہوں نے کام کرنا throughout Pakistan ہم بھی بھی کہتا ہے کہ service structure بننا چاہیے پولیس کا بننا چاہیے آپ کے پولیس کے آفسر بھی تک ایں ایس پی بننے میں یادی ایس پی بننے ہیں اسی پر 20 سال کے بعد ریٹائر ہو جاتے ہیں باہر سے لوگ آتے ہیں یہاں آپ کے GO اسے لے کر نیچے تک سب باہر کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں فیڈرل نے بھیجے ہوئے ہیں کیا ہم نے بھیجے ہوئے ہیں کیونکہ ہمارا

service structure نہیں بنا ہوا ہے آپ کے ایک SDO آپ خود انجینئر زہیں آپ ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کر ریٹائر ہو جاتے ہیں یا XEN تک چلے جاتے ہیں تو یہ تو service structure service structure ان کا خود اپنا کام ہے اس انجینئر برادری کا کام ہے کہ وہ بیٹھ کر اس کو س طرح مرتب کرنا ہے اور کس طرح بنانا ہے میں آپ کو حقیقت کہہ رہا ہوں کہ اس کے مسئلے جو ہیں جائز بلکہ جائز و پانچ کے پانچ آپ کہتے ہیں چار پانچ مسئلے جناب اپیکر صاحب! ہم نے اس سے بات کی ہم نے ان پر agree بھی کیا ان کی فائل بھی move ہوئی ہیں وہ جوان کے الاؤنسز کی فائل ہے وہ نکلی ہے فائل سیکرٹری نے نکال کے تھی ایم ہاؤس through chief secretary آئیگی اس پر ہم نے جوان کی summary بھیج دی اور اس پر بھی agree ہیں لیکن اتنا زیادہ اس کو highlight کرنا اپنا سیاسی فائدہ اس سے لینا۔ یہ تو میں نہیں سمجھتا ہوں ان کو پڑھتے ہی نہیں تھا کہ ہم نے اس کے مسئلے حل کر دیے آپ ان کو بلا لے کے ان سے پوچھ لیں آپ ان کی ساری جو cabinet ہے ابھی بلا لیں اس چیز میں بلا لیں ابھی سامنے سامنے بیٹھتے ہیں کہ اس کے مسئلے حل ہوئے ہیں یا نہیں۔

میریوس عزیز زہری: جناب اپیکر! اگر ان کے مسئلے حل ہوتے تو وہ آج ہڑتال پر نہیں بیٹھتے۔

وزیر راعut وکوآپریٹو: دیکھیں آپ ایسا کر لیں ان کی ہڑتال سے میرا۔۔۔

جناب ڈپٹی اپیکر: زہری صاحب! آپ تشریف رکھیں ان کی بات سنیں۔

میریوس عزیز زہری: جناب اپیکر! یہ ابھی بھی حل کر دیں کسی کوشق نہیں ہے۔

وزیر راعut وکوآپریٹو: دیکھیں زہری صاحب! آپ جس طرح بات کرتے ہیں اس طرح نہیں آپ بلا لیں میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ بلا لیں کو سا آپ کا مسئلہ حل نہیں ہوا ہے۔

میریوس عزیز زہری: ان کے کمپ سے مل کر آ رہے ہیں ایک گھنٹہ پہلے۔

وزیر راعut وکوآپریٹو: ابھی میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ اپیکر صاحب! آپ میری بات سنیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: اس ہاؤس سے چار ارائیں کی ایک مشترکہ کمیٹی بنائیں۔

وزیر راعut وکوآپریٹو: کوئی کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے ان کا مسئلہ حل ہوا ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: دو اپوزیشن سے دو حکومت سے، میری بات سنیں please نماز کے وقفے کے بعد بیٹھ کر ان کا مسئلہ حل کریں گے آپ ابھی کمیٹی بنائیں۔

وزیر راعut وکوآپریٹو: جناب اپیکر صاحب! میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ ان کے مسئلے حل ہیں تو کمیٹی کیا ضرورت ہے ان کو اپنی کمیٹی، کمیٹی کا مقصد ہوتا ہے آپ کام ہی نہیں کرتے ہیں کمیٹیاں بنتی ہیں اور اور کمیٹیاں

بنتی ہیں اور کمیٹیاں بنتی ہیں 50 ہزار کمیٹیاں بنی ہیں دس سال سے بنتی رہی ہیں خود رہی ہیں کوئی اب تک بنی ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in the House

میر نون عزیز زہری: آپ اسی فلور پر کہیں کہ ہم نے انجینئر ز کا مسئلہ حل کر دیا ہے ہم سب خاموش ہو کر بیٹھتے ہیں۔

وزیر رفاقت و کواؤ پریوز: چلو بابا! آپ خاموش ہو جائیں مسئلہ حل ہے آپ بیٹھ جائیں۔ بھائی آپ بیٹھ جائیں آپ مجھے تو سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زہری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر رفاقت و کواؤ پریوز: آپ بحث کیوں کرتے ہیں۔

میر نون عزیز زہری: کیوں بحث نہیں کریں۔

وزیر رفاقت و کواؤ پریوز: چلیں آپ بولیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یونس عزیز زہری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میر نون عزیز زہری: یہ ہاؤس سب کا ہے بولوں گا اور کسی کے ساتھ بھی اگرنا جائز ہوا تو میں بولوں گا آپ کے کہنے سے اس سے میں وہ نہیں کروں گا۔ آپ عملدرآ مدد کریں ان کو کیا شوق ہے کہ وہ ہڑتاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in the House. آپ تشریف رکھیں آپ نے بات کرنی ہے آپ کو موقع دیا جائے گا آپ کو پہلے بھی موقع دیا ہے۔

وزیر رفاقت و کواؤ پریوز: میں بس صرف اتنا کہہ دوں بس ان کے مسئلے کا کوئی problem ایسا ہے نہیں، ان کے مسئلے ہم نے خود سنے یہ تھے ہی نہیں یہ دو مہینے سے کدھر تھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں زمرک خان! اگر مسئلہ حل ہے تو پھر وہ لوگ ہڑتاں پر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ آپ لوگ ان سے بیٹھ کر بات کریں تاکہ یہ issue ختم ہو جائے۔

وزیر رفاقت و کواؤ پریوز: یہ آئے تھے کسی نے چیف منٹر سے بات کی کسی نے چیف سیکرٹری سے بات کی صرف ان کو اسمبلی میں فلور ملتا ہے جذباتی بات کر کے بیٹھ جاتے ہیں پھر غائب ہو جاتے ہیں پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے بھائی! ہم بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نے چار، پانچ میٹنگیں انکے ساتھ کیئے ہیں حقیقت میں آپ کو کہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ۔

وزیر محکمہ رفاقت و کواؤ پریوز: آپ ان سے پوچھیں کتنی دفعہ ہم نے ان سے میٹنگیں کی ہیں کتنی دفعہ ہم نے

اُنکو بالکل یقین دہانی کرائی ہم نے اُنکے مسئللوں کی جوبات کی ہم حل کرتے ہیں بالکل حل کریں گے یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے لیکن اس طرح نہیں چلتا جس طرح آج اسمبلی کے بعد یہ ایک مہینہ کدھر تھے؟ کسی نے آج تک بیان نہیں دیا پھر اُدھر بیٹھ جاتے ہیں کہتے ہیں ”جی ہم آپ کے ساتھ ہیں“ اس طرح تو مسئلے حل نہیں ہوتے ہم نے اُنکے مسئلے حل کیئے اور حل ہو جائیں گے کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آغا صاحب! بلیدی صاحب اس کی وضاحت فرماتے ہیں۔ جی آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: میں ایک منٹ ضروری بات کروں گا میں تو گزارش کروں گا جناب اپنے سمجھنے زمرک خان سے ایک انجینئر ہوتے ہوئے اُنکے کچھ الفاظ بہت نا مناسب تھے اس ہاؤس کے ممبران کے متعلق انجینئر زہماں بھائی ہیں ایسا نہیں ہیں ہم سب کی ہمدردیاں اُنکے ساتھ ہیں اب انہوں نے کہا ”کہ آپ آتے ہیں سیاسی points scoring کرتے ہیں یہاں کھڑے ہو جاتے ہیں پھر غائب ہو جاتے ہیں“ میں سمجھتا ہوں یہ ساری باتیں نامناسب ہیں اصل قصہ مسئلے کا حل کرنے کا ہے اُس مسئلے کو آپ حل کریں اور وہ حل ہوتا ہے writing میں آپ انجینئر کو بھائیں چلیں ہمیں نہیں بھائیں گورنمنٹ credit لے لے ہم credit نہیں لینا چاہتے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بھائی ہیں ہمیں زیادہ اس لیتے ہے کہ وہ بھی انجینئر ہیں ہم بھی انجینئر ہیں جو ہڑتال پر بیٹھے ہیں وہ بھی انجینئر ہیں اور یہ جائز مسائل ہیں جوان کے بس کی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ آغا صاحب! انکو وضاحت کرنے دیں تاکہ یہ لوگ انکی وضاحت کریں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب اسپیکر! میری بات سنیں جوان کے بس کی بات نہیں ہے جو گورنمنٹ آف بلوچستان کے بس کی بات نہیں ہے جو کہیں اور سے معاملے حل ہونے ہیں تو وہ جاہل لوگ تو نہیں ہیں؟ اُنکو بیٹھ کر سمجھا سکتے ہیں کہ یہ معاملات اس لیوں پر ہیں یہ گورنمنٹ آف بلوچستان کے بس کی ہے یا نہیں ہے یہ انجینئرنگ کونسل کے under آتے ہیں یہ تو اُدھر لے کر جاتے ہیں لیکن جس طرح انہوں نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ رویہ غیر مناسب ہے اور انجینئر کو بٹھایا جائے ایک کمیٹی بنائی جائے اُنکو یقین دلایا جائے اُنکو لکھ کر دیا جائے یہ چیف سینکڑی کی طرف چلا گیا چیف منسٹر کی طرف چلا گیا فلاں کی طرف چلا گیا مسئلہ کا حل نہیں ہے مسئلہ کا حل یہ ہے کہ اُنکے جو جائز مطالبات ہیں جو انکے بس میں ہیں وہ یہ منتظر کریں جو انکے بس میں نہیں ہیں ہم بھی ان کے ساتھ ہیں ان کو سمجھائیں گے وہ خود سمجھیں گے پڑھے لکھے لوگ ہیں آخر اس طرح تو نہیں ہے ان کی بیس، بیس سال سروں ہیں بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی حمل صاحب۔

میر جمل گھمٹی: جس طرح میرے دوست زمرک خان فرمار ہے ہیں کہ انکا مسئلہ ہو گیا میں تو روزانہ اخباروں میں یا سوشل میڈیا پر دیکھ رہا ہوں ایک دن کسی کو پکڑتے ہیں پھر کوئی جارہا ہے چھڑا رہا ہے روزانہ انکو بھی جیل میں ڈال رہے ہیں کبھی نکال رہے ہیں اگر مسئلہ حل ہو گیا ہے تو پھر یہ مسلسلہ کیوں چل رہا ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ حبیبی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): شکریہ جس طرح ہمارے اپوزیشن کے دوستوں نے انجینر ز کے حوالے سے باتیں کی ہیں اور زمرک خان صاحب پونکہ اس کمیٹی کے ممبر ہیں انہوں نے انکا جواب دیا جتنا اسپیکر! انجینر ز ہوں ڈاکٹر ز ہوں، پیر امیڈ کس ہوں، ٹپچر ز ہوں یہ سارے حکومت کے حصے ہیں اور حکومت کی ذمہ داری بتتی ہے کہ وہ اپنے تمام شعبے کے لوگوں کی فلاں و بہبود اور انکی فلاں کیلئے کام کرے جناب اسپیکر! جہاں تک انجینر ز کا تعلق ہے اس میں دیکھیں کچھ issues بھی ہیں جو انکی ڈیماڈز ہیں۔ میں انکی ڈیماڈز کو تو بالکل میں نہیں کہتا کہ انکی ڈیماڈز غلط ہیں ناجائز ہیں اُن پر ہماری کمیٹی بنی ہوئی ہے کمیٹی ساری چیزوں کو دیکھ رہی ہے اس میں کچھ انکے سروں اسٹرکچر کا بھی ہیں یہ انکو بھی change کرنا ہو گا اُس میں کچھ ٹینکل والا نہ ہے۔ جس کے financial implications آئیں گے انکو بھی دیکھنا ہو گا کیونکہ ابھی recently ہم بجٹ پاس کر چکے ہیں اور بجٹ اسمبلی پاس کرتی ہے اسمبلی recently جوں میں وہ پاس ہو چکا ہے اُس پر بھی غور و فکر ہو رہا ہے تو اس میں میں آپکا اپوزیشن کو، انجینر ز کو سب کو یقین دلاتا ہوں اس گورنمنٹ کی طرف سے کوئی اُنکے against نہیں ہے گورنمنٹ کی کسی بھی طرح سے کوئی بھی عزم نہیں ہیں کہ انجینر ز یا ڈاکٹر ز یا باقی پیر امیڈ کس وہ سڑکوں پر ہوں ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم اُنکے مسئللوں کو جلد از جلد حل کریں اور ایک کمیٹی کی تشکیل ہو چکی ہے جس میں ہمارے زمرک خان صاحب ہیں جس میں ہمارے W&C منسٹر عارف جان صاحب ہیں اور تین، چار سیکرٹریز ہیں۔ اُس پر وہ گفت و شنید کر رہے ہیں اور انشاء اللہ و تعالیٰ بہت جلد انکا مسئلہ حل ہو گا۔ دوسری بات ہے کہ جو آپ نے ہمارے ایک دوست نے جو میڈیکل کالج کے حوالے سے بات کی تو اُس میں حکومت نے ابھی کل ہماری صدر صاحب سے ملاقات ہوئی ہے اُس میں بھی کچھ issues ہیں کیونکہ ہمارے تین میڈیکل کالج بننے ہوئے ہیں لیکن وہ ابھی تک recognized نہیں ہیں تو PMDC والے یہ کہتے ہیں کہ جب تک وہ جتنی بھی requirements ہیں وہ میڈیکل کالج وہ پوری نہیں کریں ہم انکو پھر recognized نہیں کرتے اُنکی ڈگری authentic ہوتی تو اس پر ہم گورنمنٹ آف بلوچستان نے یہ کیا ہے کہ جب بجٹ بن رہا تھا اُس وقت میں نے سارے جو پرنسپل حضرات ہیں انکو اپنے پاس بُلا یا اُن سے میں نے کہا کہ آپ کی جو بھی ڈیماڈز ہیں جو ٹینکنیشنر کی آپ اپنی ڈیماڈز دیں

ہم انکو بجٹ میں ڈال دیتے ہیں اور ہم نے ڈال بھی دیتے ہیں اور دوسرا بات انکی جو infrastructure دیکھیں! وہ اس پر اس دفعہ ہم نے تقریباً جتنے بھی خضدار میڈیکل کالج ہو یا تربت میڈیکل کالج ہو یا لورالائی میڈیکل کالج ہو تقریباً کسی کے ہم نے 100% allocation کر دیتے ہیں کسی کے 80%, 70% تاکہ ان پر جلد از جلد کام ہوں اور کام مکمل ہوں دیکھیں! جہاں آپ نے، ہمارے ایک دوست نے اچھی بات کی کہ جی یہاں انجینئرنگ کا ایک issue ہے کہ کہیں پرو جیکش میں کمشنز کو PD لگادیا گیا ہے دیکھیں! یہ ایک گورنمنٹ نے by choice کیتے ہیں بہت سی ایسی جگہیں ہیں بلوچستان میں جہاں لاے اینڈ آرڈر کے issues ہیں اب میرے اپنے حلے میں میرے گاؤں کی سڑک بن رہی ہے اس پر اچھی تک دو attacks ہو چکے ہیں ایک attack میں کوئی سات بندے شہید ہوئے ہیں دوسرے میں تین بندے شہید ہوئے ہیں۔ جہاں دس بندے اُس پرو جیکٹ پر شہید ہوں لاے اینڈ آرڈر کی وجہ سے تو وہاں ایک سیکورٹی کی بھی ضرورت ہوتی ہے وہاں کوئی extra ordinary measures کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اُس پرو جیکٹ کو مکمل کر لیں تو اُس حوالے سے کمشنز کو کسی کے کوئی اور عزم نہیں ہیں مجبوری کے تحت انکو پرو جیکٹ ڈائریکٹر بنادیا گیا ہے لیکن یہ بات cabinet میں آئی ہے اور ہم اس پر اس کی ایک mechanism بنا رہے ہیں اس پر دیکھ رہے ہیں کہ کسی طرح کوئی mechanism بن جائے تاکہ ہمیں ہی پتہ ہے کہ انتظامی افسروں کو آپ ڈولپمنٹ پر لگادیں گے تو انتظامیہ کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور ہم نہیں چاہتے ہیں کہ انتظامیہ کی کارکردگی متاثر ہو تو بات گورنمنٹ پر عائد ہوتی ہے اور ہم نہیں چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے ہمارے انتظامیہ کی کارکردگی متاثر ہو بلکہ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہمارے جو بھی ادارے ہیں جو بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں انکو ہم fully empower کریں اُن کے کام ہم انکو سونپ دیں تاکہ انکی capacity building ہو اسی حوالے سے ہم نے انکی capacity building کیلئے ابھی تو دوارب روپے رکھے ہیں تاکہ اُن ہمارے ملازمین انکی capacity building ہو تو میں گورنمنٹ کی طرف سے اپنے دوستوں کو ensure کرتا ہوں کہ ہم غفلت کی نیند نہیں سوئے ہوئے ہیں ہم چیزوں کو دیکھ رہے ہیں ہم ہر طرح سے اپنے لوگوں کے ساتھ ہیں اور وہ آپکے تو سط سے انجینئرنگ کو اور باقی جو لوگ ہیں انکے issues ہیں انکو بھی ہم باور کرانا چاہتے ہیں کہ اُنکا مسئلہ بہت جلد حل ہو گا کچھ تعاون گورنمنٹ کر گی کچھ تعاون وہ بھی کر لیں تو تب جا کر باہمی طور پر مسئلہ حل ہو گا بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ جی ثناء صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوج: جناب اسپیکر! شکریہ۔ ظہور صاحب نے بالکل ایک تسلی بخش جواب تو دیا ہے لیکن انہوں

نے یہ بات کہی ہے ”کہ جی ہم کریں گے ہم کر رہے ہیں“، اگر آپ ایک سال پہلے پروجیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی کرتے لوار الائی اور خضدار میں میڈیکل کالج کی اور infrastructure پر اس وقت اگر توجہ دیتے تو آج یہ بنچ سڑکوں پر نہیں ہوتے ہم نے ایک سال ضائع کر دیا تو ابھی کیا mechanism آپ کو اور چاہیے؟ میں آپکو You don't need to develop additional simply rules آپکے ہیں by-laws ہیں procedures آپکے mechanisms انجینئرنگ تعینات کریں آپ نے پیسے allocate کیتے ہوئے ہیں آپکو PMDC کو جو آپ صدر پاکستان کی منت وزاری نہیں کریں آپ PMDC سے کہیں کہ ہم نے پروجیکٹ ڈائریکٹر تعینات کر دیا ہے ہمارا کام شروع ہو گیا ہے چھ مہینے میں ہمارا کام ختم ہو جائیگا اس کے بعد آپ ہمیں بیشک ان کا لجڑ کی affiliation یا recognition جو بھی ہوتی ہیں PMDC کرتی ہے وہ کریں یہ میں آپکو بار بار بتا رہا تھا کہ ہم آپکے ساتھ تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں sir دوسری بات نہیں اب دیکھیں! انجینئرنگ کے بارے میں اچھی بات کی ہے اگر زمرک صاحب کہتے ہیں کہ کمیٹی بنی ہے ظہور صاحب کہتے ہیں کمیٹی بنی ہے بیشک کمیٹی میں ہم اپوزیشن کے اراکین نہیں ہیں۔ آپ ہمیں ٹائم فریم دیں کہ یہ کمیٹی کتنے دن میں انجینئرنگ کا مسئلہ حل کر لیگی چار دن میں چھ دن میں؟ کیونکہ انجینئرنگ کی ہڑتاں کی وجہ سے ڈولپمنٹ کا process پورے بلوچستان میں رُک گیا ہے اس کی نیادی وجہ یہ ہے کہ انجینئرنگ ہمارے ہاں اس وقت بہت important role play کر رہے ہیں تو آپ ایک ٹائم فریم دے دیں ظہور صاحب! تین دن کا دے دیں چار دن کا دے دیں پانچ دن کا دے دیں اور انجینئرنگ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جو financial implication ہے وہ آپ اس سال لائیں آپ next year کیلئے بیشک اس کو add کریں لیکن اُنکے ساتھ ایک با مقصد اور با معنی نہ کرات آپ کو کرنے ہوں گے۔ دوسری بات رہی فارماست کی اسی طرح ہمارے میڈیکل کے ہیں اور اسکے بعد یہ بلوچستان پلک سروس کمیشن کے reforms کی بات کی گئی تھی ہم تمام چیزوں میں تعاون کیلئے تیار ہیں لیکن حکومت کی جانب سے کوئی سنجیدہ سے initiatives اقدامات آنے چاہیے ہم یہاں مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں ہمیں جواب یہی ملتا ہے ”ہم کر رہے ہیں ہم کریں گے ہم mechanism develop کر رہے ہیں ہم اس پر سوچ رہے ہیں“، بھائی حکومتیں سوچنے کا نام نہیں ہوتیں حکومتیں عملدرآمد کا نام ہوتی ہیں اور بلوچستان میں ایک سال میں جو decision making ہوتی ہے لیڈر شپ میں اس کا فندان ہے دس گھنٹے بیٹھ کر میٹنگ کرنا بہت آسان ہے لیکن ایک decision making دستخط ایک فیصلہ وہ قوموں کی زندگی بدل دیتی ہے آپ فیصلے کریں سوچ و بچار کی ضرورت نہیں آپکو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شناء بلوچ صاحب! میں ان سے اسی بات پر اپنی روونگ دیتا ہوں۔

جناب شناء اللہ بلوچ: آپ تکلیف کر کے اس پر وونگ دیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زمرک خان! اس پر آپ اور بلیدی صاحب تھوڑا نام کا بتا دیں۔

انجینئر زمرک خان اچنزی (وزیر زراعت و کوآپریٹوں): اس پر کمیٹی بنی ہوئی ہے اُس میں ہوں ہمارے عارف جان صاحب ہیں ہمارے دو سکریٹریز ہیں اور اُس میں انجینئر ز کے اپنے نمائندے بھی بیٹھے ہوئے ہیں میں ان سے یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم نے اس کام کو آگے لیکر گئے ہوئے ہیں ہم نے اکے مسائل پر points to the points بات کی ابھی جس طرح پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی بات ہوئی انکی پوسٹوں کی بات ہوئی تھی جو کہتے ہیں کہ جتنی بھی vacant posts ہیں انکو پلک سروں کمیشن سے کروادیں ہمارے فناں سکریٹری کی سربراہی میں ہم نے اُن سے کہا تھا اس Monday کو جو نگز رہا ہے اُس پر انہوں نے تمام ڈیپارٹمنٹس کو جتنے انجینئر زان ڈیپارٹمنٹ میں تھے اُن سب کو بُلا�ا ہے اور انکو یہ ہدایت جاری کی کہ انجینئر ز کی جتنی بھی پوسٹیں ہیں انکو advertise کر کے through پلک سروں کمیشن انکو دے دیں اُس پر بھی ہم نے اقدامات شروع کیے میں انکو صرف اتنا کہہ رہا ہوں کہ آجائیں اس میں جی میں آپ کو یہ نام فرمیم تو نہیں دے سکتا کہ جی میں کل حل کروں گا میں اس چیز کا پابند اس طرح ہوں کہ ہماری گورنمنٹ ہوتی ہے جس طہور بلیدی صاحب نے کہا کہ جو اس میں فناں involve ہوتا ہے اس میں P&D ہے اس میں law ہے ہر چیز کو دیکھ کر پھر مسائل کو آگے لے جانا ہے ہم یہ انکو تسلی دے رہے ہیں ہم اکے ساتھ ہیں۔ انجینئر ز ہماری اپنی برادری ہیں میں آپ سے حقیقت کہہ رہا ہوں کبھی کبھی ہم اکے ساتھ بات کرتے ہیں ذرا تیز اور شدید بات ہوتی ہے لیکن یہ مسائل اکے تقریباً حل ہیں ابھی اُن سے انکو یہ کہہ رہا تھا کہ آپ کی سربراہی میں آپ انکو بُلا لیں میں اکے ساتھ بیٹھتا ہوں ہمارے ظہور صاحب بیٹھتے ہیں ہمارے سینئرمبرز ہیں یہاں سارے بیٹھے ہوئے ہیں اکے سامنے یہ ساری باتیں کرتے ہیں آپ کو خود پتہ چل جائیگا کہ ہم کہاں تک پہنچ ہوئے ہیں لیکن وہ ہر تال تو اُن سے پوچھیں کہ ہر تال کیوں کر رہے ہیں اور کیوں نہیں ہو رہا ہے اب تو شاید اکے کچھ وہی تحفظات ہوں گے اُن تحفظات کو بھی ہم سن لیں گے لیکن اُن سے ہم یہی request کریں گے کہ وہ اپنی ہر تال کو ختم کو لیں وہ بھی آپ جب خود مطمئن ہو گئے آپ سارے انجینئر ز کو تسلی ہو گئی تو پھر آپ کہہ دیں ”کبھی ابھی صحیح ہے“ تو یہ باتیں وہ سارے سامنے رکھ کر انشاء اللہ انکے سارے جو کمیٹی کے through شناء صاحب! انشاء اللہ انکو حل کرنے کی کوشش ہو جائیگی اور ہفتہ لگ گیا پانچ دن، چھ دن، پندرہ دن لگ گئے یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے یہ میں انشاء اللہ گارٹی سے کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر صحت): جناب اسپیکر! فارماست کی ہمارے پاس ٹوٹل پچاس پوٹھیں ہیں جبکہ انکی ڈیمانڈ ہے چھ سو پوٹھوں کی ابھی ہم نے بجٹ میں کچھ پوٹھیں رکھی ہیں اور میں نے سی ایم صاحب سے بھی ان فارماست کی ملاقات بھی کرائی ہے اور بات چیت بھی ہوئی کہ ہم نے کہا ہم پوٹھیں دیں گے جب بھی ہمارے پاس پوٹھیں آئیں گی تو ہم دیں گے، میں نے یہی ان سے کہا ہے کہ ہمارے پاس جو پوٹھیں ہیں وہ پلک سروں کمیشن میں دے دیں گے ہم نے لیٹر بھیجا ہے پلک سروں کمیشن کو کہ آپ اس کو وہ طریقہ کا رجو پلک سروں کمیشن کا ہے وہ علیحدہ کہتا ہے کہ ابھی تک وہ ایجوکیشن وغیرہ کے چل رہے ہیں تو فارماست کی بھی یہی بات ہے۔ دوسرا شاء صاحب نے جیسے کہا تھا کہ دوائیوں کی جو purchasing کا مسئلہ جو تھا یہ بالکل ایک اہم مسئلہ تھا اس پر ہم لوگوں نے یہ کیا ہے پچھلی گورنمنٹ نے جو دوائیاں لائی تھیں تھوک کے حساب سے، لوکل کمپنیوں سے وہ معاملہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آذان شروع ہے۔

(خاموشی۔ آذان مغرب)

وزیر صحت: بھائیوں کا مسئلہ جو تھا شاء صاحب نے جیسے کہا اس میں ایک محض پچھلی گورنمنٹ جو دوائیاں لائی ہیں تھوک کے حساب سے، لوکل کمپنیوں سے اتنے ابھی بھی ہمارے پاس پڑی ہوئی ہیں کافی دوائیاں دونبڑ کی تھیں کافی دوائیاں جو ساری لوکل دوائیاں ابھی بھی ہمارے استھروں میں پڑی ہوئی ہیں کہ استعمال کے نہیں ہیں، ہم نے یہ کیا ہے کہ تمام ہسپتاں اور ڈاکٹروں کو ملا یا ہے اُن سے ہم نے مشورہ لیا ہے کہ آپ لوگ اپنی لسٹ بنانے کے بعد دیں، ہم اُسی کے مطابق کریں گے ابھی ہم نے یہ کیا ہے کہ جون آگیا تھا تو ہم نے پیسے surrender کیئے ہم نے کہا کہ ابھی ملٹی نیشنل کمپنیاں جتنی بھی ہوں گی ہم انہی کمپنیوں کو دیں گے نہ کہ لوکل کمپنیاں لارہے ہیں جلدی میں لاائیں گے لیکن ملٹی نیشنل کمپنیوں میں ہمیں ٹائم لگے گا اُس میں ہم نے آرڈر کر دیا ہے انشاء اللہ جلد ہی مل جائیں گے کیونکہ یہ تھا پچھلی دفعہ بھی دو تین کمپنیوں کی ابھی تک رپورٹ آئی ہے کہ وہ دونبڑ کی دوائیاں ہیں آپ آئیں ہمارا اس ٹائم بھی بھرا ہوا ہے جو کہ ہمارے استعمال کی نہیں ہیں، ہم نے ڈاکٹروں کا وہ کیا ہے تمام ڈاکٹروں سے لیا ہے دوسرا اس دفعہ ہم نے یہ کیا ہے کہ تمام ڈسٹرکٹوں کا اپنا بجٹ رکھا ہے DHO کا اپنا ہے MS کا اپنا ہے جو اپنی purchasing کریگا RHC تک تخصیل ہیڈ کوارٹر وہ ہر کوئی اپنی purchasing کریگا اُسی کے مطابق وہ دوائیوں کی ڈیمانڈ اُسی علاقے کی مطابق وہ کریگا اُس میں ایک کمیٹی ہوگی جس میں DC بھی ہے

جس میں DHO بھی ہے اور ہمارے MSD کے بھی ہیں purchasing ابھی ہم نے انکا بجٹ بھی علیحدہ پہلے MSD پورے بلوچستان میں یہی ہوتا تھا کہ MSD ایسا کرے اسی چیز کو ہم نے MSD سے نکال دیا ہم نے تمام ڈسٹرکٹوں کا بجٹ علیحدہ کر دیا آراتچی سی (RHC) تک RHC میں پہلے اگر اس کو پیش کی ضرورت ہوتی وہ اُس کے پاس کچھ نہیں تھا۔ ہم نے اس دفعہ یہ کیا ہے کہ RHC کا اپنا بجٹ ہو گا اپنا ڈسٹرکٹ ہو گا اپنا جو بھی ہے ہسپتال کی ڈیماند ہے اُسی کے مطابق دے گا اُس کے لئے ڈسٹرکٹ میں کمیٹی بنے گی جیسے چھپلی ڈسٹرکٹ گورنمنٹوں میں بنی تھی ہم نے MSD سے نکال کر اس کو ہر ضلع میں کر دیا ہے تو اس دفعہ ہم کوشش یہی کر رہے ہیں کہ ہم ملٹی نیشنل کمپنیوں سے دو ایسا منگوائیں انشاء اللہ جو دو ایسی آئینگا صحیح آئینا انشاء اللہ شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ نصیب اللہ مری صاحب آپ کہہ رہے ہیں کہ اسٹور دو نمبر دوائیوں سے بھرا۔۔۔ (مداخلت) ایک منٹ آپ کہہ رہے ہیں کہ اسٹور دو نمبر دوائیوں سے بھرا ہوا ہے تو یہ جن لوگوں نے عوام کا اور گورنمنٹ آف پاکستان کا پیغمبر ضائع کیا ہے اُنکے خلاف آپ لوگ کارروائی کیوں نہیں کرتے؟

وزیر صحت: اس میں یہ کیا ہے جو کمپنی ہے کہ اچی کی ہم نے اُس کو خط بھی لکھا ہے میں نے خود بات بھی کی ہے کیونکہ اُس کا تھا کوئی 11 کروڑ روپے کا اُس کے لئے انکوارری کمیٹی بھی بٹھائی ہے چار پانچ دن پہلے میں نے کہا اگر آپ آر ہے ہیں ہماری گورنمنٹ آف بلوچستان کے پیسے گورنمنٹ کے account میں جمع نہیں کرو گے تو میں آپ کے خلاف FIR کروں گا تو انہوں نے کہا کہ ایک ہفتہ کے اندر ہم آئیں گے تو ہم اس کو clear کر دیں گے میں نے کہا کیونکہ آپ کی کمپنی ہے اُس نے کہا ہم نے اٹھائے ہیں کسی اور نے اٹھائے ہیں ہم نے کہا ہم ذمہ دار نہیں ہیں جو آپ کی کمپنی ہے کمپنی ذمہ دار ہے جو کمپنی نے دوائیاں دی ہیں آپ کی کمپنی سے آئی ہیں دوائی دو نمبر اُس پر ایک کمیٹی بنی ہے ہم نے خط بھی لکھا ہے اگر آپ نہیں آئیں گے ہم آپ کے خلاف FIR بھی کریں گے اور آپ کی کمپنی پر بھی پابندی لگا دیں گے۔

جناب ڈیم اپسکر: اس پر جتنا بھی strictly action ہو سکتا آپ مہربانی کر کے لیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! منشیر توجہ دیدیں اسمبلی کے باہر گیٹ پر بہت سارے ہمارے فارماسٹس احتجاج پر ہیں جلوس ہے منشیر صاحب آپ جائیں اُن کے پاس اُنہیں تسلی دے دیں اُنہیں بلا کیں یہاں بات چیت کریں نوجوان ہیں وہاں بیٹھے ہوئے ہیں کتنے دن سے انکا Camp لگا ہوا ہے ایک request ہے آپ کمیٹی بنائیں منشیر صاحب جائیں اُنکے پاس۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں سرا! میرے لئے جانے کیلئے کوئی مسئلہ نہیں ہے میں پہلے دن سے ابھی انکا یہ آیا ہوا ہے میرے پاس اس وقت وہ کہتے ہیں کہ ہمیں چھ سو پوٹھیں جبکہ ہمارے پاس پچاس ہیں تو میں چھ سو کہاں سے دے سکتا ہوں؟ میری جیب میں پچاس روپے ہو میں چھ سورو پر خرچ کیسے کر سکتا ہوں؟ (مداخلت)

میر حمل گفت: میر افسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے یہ سوال ہے کہ آپ نے کیا یہ سارے جو جوان میں involve تھے جو جو چاہیے supplier ہو یا دوسرے لوگ ہوں کیا انکا آپ نے NAB کو کوئی case بھیجا ہے تاکہ انکے خلاف کوئی پکڑ دھکڑا؟ دوسری بات منظر صاحب کہہ رہے ہیں دوائیوں کے حوالے سے منظر صاحب دوائیاں کب آئیں گی؟ زندہ رہنے والی میڈیسن نہیں ہے انجیکشن تو آپ بھجوادیں شاید لوگ سکھ کا سانس لے سکیں ہسپتا لوں میں انجکشن تک نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں انکے منظر نے یقین دہانی کرادی ہے کہ جلد سے جلد ہم لوگ اس پر کام کریں گے اب میرے خیال میں کارروائی کی طرف آتے ہیں (مداخلت) یہاں سے دو، دو بندے۔ (مداخلت)

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! اگر ہم حکومتی کمیٹیوں کا حصہ نہیں ہے جس طرح انجیکشنز کے حوالے سے کمیٹی بنی ہے ہم اُس کا حصہ نہیں ہیں فارما سسٹس کے حوالے سے تو جناب والا! ہمیں احتجاج ختم کروانے بھی نہیں جائیں گے وہ ہمارے دوست ہیں ہمارے بھائی اور ہمارے بچے ہیں ہم ویسے انکے پاس جائیں گے انکے کمپیوٹر میں لیکن انکا احتجاج ختم کروانے کیلئے حکومت جائے حکومت کی وہ کمیٹیاں جائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! جو بھی لوگ اسمبلی کے سامنے آ جاتے تھے تو اسپیکر صاحب! رونگ دیتے تھے تو اُس میں منظر صاحب جاتے تھے ممبر ان جاتے تھے وہ ہم میں سے ہیں وہ ہمارے لوگ ہیں وہ آواز دے کر آئے ہیں ہم یہاں خاموش بیٹھے ہوئے ہیں پھر ہماری نمائندگی کا کیا فائدہ ہے کہ ہم انکے پاس جانہیں سکتے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگ مجھے بات کرنے دیں گے تو میں کوئی رونگ دوں گا۔

جناب نصر اللہ خان زیریے: گورنمنٹ جائے ناں، منظر صاحبان کو بھیج دیں انکے پاس۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ سب مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے ہیں تو پھر میں کیا رونگ دوں؟ جی عبد الم奎ت صاحب۔

جناب عبدالحق ہزارہ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ کھیل و ثقافت، سیاحت و آثار قدیمة، امور نوجوانان): بسم اللہ الرحمن الرحيم - PAC کے چیئرمین میرے ساتھی اختر لاغو کے پاس ہے اُس کمیٹی میں میں بھی ممبر ہوں۔ ساتھیوں نے کہا کہ جہاں بھی کوئی بد نظمی ہوئی ہے irregularities ہوئی ہیں آپ kindly اُسے مطلب پکھلے

ادوار میں جتنے بھی ہوئے ہیں آپ انکو call کر دیں اُنکو point out کر دیں کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! میں مختصر اس لئے کہوں گا کہ عموماً ہوتا یہی ہے کہ اپوزیشن ایک point raise کرتی ہے وہ حکومت کے نوٹس میں لاتی ہے اور حکومت اُس پر اپنا موقف دیتی ہے اُس پر اپنا view رکھتی ہے اور جو بھی اس سے پہلے کارروائی ہوئی ہے اُس پر وہ اپنے اپوزیشن کے ساتھیوں کو اور ہاؤس کو بتا دیتی ہے۔ جس طرح آج بھی ہوا ہے ظہور بلیدی صاحب نے بھی انجینئر صاحب نے بھی detail میں انکو بتا دیا تو ہوتا یہیں پر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک چیز بتا دوں کہ پچھلے ہفتہ کو یہاں کوئی میں ایک سرکاری Hospital میں، میں بتا رہا ہوں ہمارے منظر صاحب اُس وقت نہیں تھے، آپ اسلام آباد میں تھے ہو ایک on service فوجی سپاہی وہ وہاں ایک ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے ڈاکٹر کو ڈاکٹر نہیں بولتا کہتا ہے "لا لا"۔ لا! اسکو check کر لیں ہمارے مریض کو ڈاکٹر کہتا ہے کہ لا لا! تمہارا باپ لا تھما رافلاں، فلاں مجھے کیوں لا لا بول رہے ہو میں ڈاکٹر ہوں اسی پر تو تو، میں میں ہوتا ہے تین آدمی پیرا میڈیکس ڈاکٹرز، تین آدمی اُس وقت admit بھی کرتا ہے اُس کو مطلب زد و کوب کرتا ہے اور اُس کو تھپٹر بھی مارتا ہے اُس کو اور اُسی اشنا میں پولیس کے حوالے کر کے خود روڑوں پر نکل آتے ہیں۔ روڑ پر نکل آ کے مطلب کہتے کیا ہے؟ کہ ناکام صوبائی حکومت مردہ باد، ناکام صوبائی حکومت مردہ باد۔ میں نے کہا یہ دیکھو اٹا چور کو تو ال کو ڈانٹے اس پر جب میں نے ملکہ سے پوچھا انہوں نے کہا کہ ہم انکو ازی کر رہے ہیں تو اس طرح کے action پر اُس کے بعد اگر وہ بلیک مینگ پر جائیں کہ ہم ہڑتاں نہیں کریں گے ہمیں سیکورٹی مہیا نہیں ہے کوئی دوسرا بہانہ ڈھونڈیں تو یہ ایک بلیک مینگ ہوگی۔ اس طرح نہیں ہے ڈاکٹر ز جو بھی وہاں ہیں جو بھی انجینئر ز وہاں بیٹھے ہوئے ہیں پیرا میڈیکس بیٹھے ہوئے ہیں جو بھی ہیں وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے اپنے دوست ہیں کیا پتہ کہ وہ سب اُن کی اکثریت ہمارے حکومتی لوگوں کے رشتہ دار نکلی ہو کیا پتہ۔ تو اس لئے کوشش ہماری اور آپ کی یہ ہونی چاہیے کہ خدا را! ہم ہر مسئلہ کے depth پر جائیں ہم حکومت کی مجبوریوں کو بھی دیکھیں ہم ایکٹ کو بھی دیکھیں ہم rules and regulations کو بھی دیکھیں تب جا کے ہم کسی نتیجہ پر صحیح معنوں میں پہنچ سکتے ہیں اگر کوئی ہمارے حکومتی جتنے بھی rule and staff ہے وہ ہر دن اس بات پر آ جائیں کہ وہ ایکٹ کو بھی violate کر لیں یہاں مطلب کہ regulation کو violate کر لیں وہ جا کے ہڑتاں بھی کر لیں essential service بھی ہے ایکٹ بھی پاس ہوا ہے اور ہمارے اپوزیشن کے ساتھی وہ کھڑے ہو کر انکا ساتھ دیتے ہیں کہ وہ تھوڑا سا ہمیں بھی آپ کو ہمیں سب کو کرنا چاہیے کہ ہم اُس rules کو follow کریں اُس ایکٹ کو follow کریں اپنی مجبوریوں کو بھی دیکھ لیں کل ایسا نہ ہو کہ ہر ایک یہی رو یہ بنے کہ وہ آ کے یہاں ہڑتاں کرتے رہے۔ بہت بہت شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ عبدالخالق ہزارہ صاحب۔ جی باہر احتجاج پر students بیٹھے ہوئے ہیں تو مہربانی کر کے انکے لئے حکومتی اراکین اور اپوزیشن سے۔۔ (مداخلت) آپ لوگ قائم نہیں ہوتے؟ جی یہاں سے دو اراکین چلے جائیں پھر ان سے بات کریں۔

جناب ٹائیمس جانسن: سر! حکومت ہی جب کہہ رہی ہے کہ ہم لوگوں نے انکے مسئلہ حل کئے تو وہ خود جا کے انکو satisfy کریں نا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔ order in the House محترمہ بشری رند صاحب! پارلیمنٹری سیکرٹری برائے QDA، Urban Planning & Development Department آپ اپنی قرار داد نمبر 18 پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمنٹری سیکرٹری برائے کوئٹہ ڈولپمنٹ اتحاری ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ):
شکریہ اسپیکر صاحب! یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے (مداخلت) میرا خیال ہے احمد نواز صاحب یہاں serious ہم لوگ ایوان کو چلا رہے ہیں اگر آپ خاموش ہو جائیں تو بہتر ہوگا آپ لوگ اسپیکر کو address کرتے ہیں جو مجھے بتا رہے ہیں please۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میدم آپ اپنی قرار داد پیش کریں۔ order in the House یہ ایوان صوبائی حکومت پارلیمنٹری سیکرٹری برائے کوئٹہ ڈولپمنٹ اتحاری ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ: سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ سینٹ، قومی اسمبلی کے معزز اراکین کے طرز پر معزز اراکین بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ممبران کے لئے بھی آفیشل پاسپورٹ، پاسپورٹ کے اجر کو لیجنی بنائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرار داد نمبر 18 پیش ہوئی کیا محک اپنی قرار داد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گی؟

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے کوئٹہ ڈولپمنٹ اتحاری ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ: اسپیکر صاحب! جیسے آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے جتنے Senators ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میدم! آپ نے اسمیں فیملی کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے ممبر زکا تو پہلے بھی ہے۔
پارلیمنٹری سیکرٹری برائے کوئٹہ ڈولپمنٹ اتحاری ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ: جی فیملی کا یہ پرنسٹ میں میرے خیال میں غلطی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اچھا! فیملی ممبرز کیلئے جی اسکی admissibility کی وضاحت فرمائیں۔
پارلیمنٹری سیکرٹری برائے کوئٹہ ڈولپمنٹ اتحاری ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ: میری اس قرار داد کا مقصد یہ

ہے کیونکہ جیسے Senators جتنے بھی ہمارے ہیں اور ہمارے جتنے بھی MNAs ہیں اُنکے پاس ہمارے یہ بلیو پاسپورٹ ہے اور ہم لوگوں کو یہ facility ضرور دی گئی ہے لیکن جب ہم اپنی فیملیز کے ساتھ travel کرتے ہیں تو یہ پاسپورٹ ہمارے لئے بڑا مسئلہ بن جاتا ہے یا تو یہ پاسپورٹ لے لیا جائے یا ہماری فیملیز کو بھی دیا جائے جس کی وجہ سے ہمیں اکثر ایئر پورٹ پر تکلیف اٹھانی پڑتی ہے تو یہ ایک بڑی اہم قرارداد تھی جو میں نے تین میئن پہلے بھی پیش کی تھی اس لئے میں دوبارہ پیش کر رہی ہوں تو اس کو kindly منظور کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا قرارداد نمبر 18 منظور کی جائے؟ قرارداد منظور ہوئی۔
سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم! بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ نمبر 5 مصدرہ 2019ء) پیش کریں جی آپ پیش کریں۔

جناب محمد خان لہڑی (مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم): میں مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم، بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ نمبر 5 مصدرہ 2019ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون، مصدرہ 2019ء (مسودہ نمبر 5 مصدرہ 2019ء) پیش ہوا۔ لہذا مسودہ قانون نمبر 5 کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت متعلقہ مجلس قائدہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم! بلوچستان کی نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروع کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2019ء) پیش کریں۔

مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم: میں مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم، بلوچستان کی نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروع کا مسودہ قانون، مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 6 مصدرہ 2019ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان کی نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن، ریگولیشن اور فروع کا مسودہ قانون، مصدرہ 2019ء (مسودہ نمبر 6 مصدرہ 2019ء) پیش ہوا، لہذا مسودہ قانون نمبر 6 کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت متعلقہ مجلس قائدہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم! بلوچستان بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سینڈری

امبکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2019ء) پیش کریں۔

جناب محمد خان لہڑی (مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم): میں مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم، بلوچستان بورڈ آف اسٹریمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری امبکیشن کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2019ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان بورڈ آف اسٹریمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری امبکیشن کا مسودہ قانون، مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 7 مصدرہ 2019ء) پیش ہوا، لہذا مسودہ قانون نمبر 7 کو قاعدہ انصباب کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت متعلق مجلس قائدہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم: جناب اسپیکر! اس پر اجازت ہے بات کرنے کا؟ یہ ہمارے ایکٹ پر؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس پر آج بات نہیں کر سکتے یہ کمیٹی کے پاس چلا گیا ہے۔
ایوان کی کارروائی۔

مجلس قائدہ بر محکمہ سماجی بہبود، ترقی نسوان، زکوٰۃ، عشر، حج و اوقاف، تقلیتی امور و امور نوجوانان کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چیئرمین مجلس قائدہ برائے محکمہ سماجی بہبود، ترقی نسوان، زکوٰۃ، عشر، حج و اوقاف، تقلیتی امور و امور نوجوانان! قاعدہ 135 الف (2) کے تحت بابت محکموں کے فرائض، کارکردگی، درپیش مسائل اور ان کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ پیش کریں۔

میر احمد نواز بلوچ: میں چیئرمین مجلس قائدہ برائے محکمہ سماجی بہبود، ترقی نسوان، زکوٰۃ، عشر، حج و اوقاف، تقلیتی امور، امور نوجوانان۔ بابت متعلقہ محکموں کے فرائض، کارکردگی، درپیش مسائل اور ان کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔

مجلس قائدہ بر محکمہ زراعت و کاؤپریوٹسوسائٹی، لا ٹیواٹاک ڈپارٹمنٹ، ماہی گیری اور خوراک کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چیئرمین مجلس قائدہ بر محکمہ زراعت و کاؤپریوٹسوسائٹی، لا ٹیواٹاک ڈپارٹمنٹ، ماہی گیری اور خوراک، بابت متعلقہ محکموں کے فرائض، کارکردگی، درپیش مسائل اور ان کے حل سے متعلق مجلس کی

رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

میر یونس عزیز زہری: میں چیئرمین مجلس قائمہ بر مکملہ زراعت و کوآپریٹو سوسائٹی، لا یو اسٹاک و ڈیری ڈولپمنٹ، ماہی گیری اور خوارک، بابت متعلقہ حکاموں کے فرائض، کارکردگی، درپیش مسائل اور ان کے حل سے متعلق مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: رپورٹ پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 15 اگست 2019ء بوقت شام 4:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06:00 بجے 30 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

